Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۳۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۹۵ھ ۸ وفا ۱۳۵۴ہش ۸ جولائی سنہ ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیک فطرت رکھنے والا انسان خدا تعالیٰ میں ہی اپنی راحت اور اطمینان پاتا ہے

رُوحانی زندگی کا پہلا دِن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے

"شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، خُون، طول امل ریا اور تکبّر کی طرف بُلاتا ہے... اس کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ صبر، محویّت، فنافی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوتیں ہیں۔ انسان اِن دونوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے۔ پھر جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اس فطرتِ رشید سعادت اور سلامت روی کے مادّہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے اور خُدا ہی میں اپنی راحت، تسلّی اور اطمینان کو پاتا ہے۔

مگر ہر چیز کے لئے نشان ضرور ہوتے ہیں جب تک اس میں وہ نشان نہ پائے جائیں وہ معتبر نہیں ہو سکتی... اِسی طرح پر ایمان کے بھی نشانات ہیں... جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال، تقدّس، کبریائی، قُدرت اور سب سے بڑھ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا حقیقی مفہوم اس میں داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ... شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ رُوحانی زندگی ہوتی ہے یا یہ کہو کہ آسمانی پیدائش کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۶۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۸ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

آج طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ تمام احمدی بہنیں اور بھائی میری صحت کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں اور عزیزم نواب محمد احمد خاں صاحب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں وہ تاحال کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا بخشے۔ آمین

خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم) کئی دنوں سے شدید بیمار رہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ

خاکسار عبد المنان خاں۔ ربوہ

زعماء و ناظمینِ کرام انصار اللہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ چندہ مجلس وصول فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سیرالیون کی "سپریم اسلامک کونسل" کے سربراہ کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کی گرانقدر اسلامی خدمات کا اعتراف

گزشتہ سال حکومتِ سیرالیون کی سرپرستی میں مختلف اسلامی فرقوں اور تنظیموں کے ایک اعلیٰ مرکزی ادارہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہ ادارہ "سپریم اسلامک کونسل" کے نام سے موسوم ہے اور اس کے سربراہ سیرالیون کے معروف راہنما آنریبل جانح (JANNEH) ہیں۔ آپ گزشتہ سال کے اوائل میں مسلم سربراہوں کی کانفرنس کے موقع پر پاکستان تشریف لائے تھے۔

امسال مارچ کے اوائل میں سیرالیون کی سپریم اسلامک کونسل کے نمائندے جناب عبد اللہ مدنی نے جماعتِ احمدیہ سیرالیون کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کی۔ انہوں نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے احمدیہ مشن کے ساتھ اپنے ۲۷ سالہ پرانے دوستانہ تعلّقات کا ذکر فرمایا اور جماعتِ احمدیہ کی گرانقدر اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے خراجِ تحسین پیش کیا۔ نیز انہوں نے سپریم اسلامک کونسل کی مجلس منتظمہ اور اس کے سربراہ آنریبل جانح کی طرف سے ان شاندار اسلامی خدمات پر احمدیہ مشن سیرالیون کو مبارکباد پیش کی۔

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبد الحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۸ وفا ۱۳۵۴ھ
۸ جولائی ۱۹۷۵ء

انسانی شرف کا اصل مدار علیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اُس کے اس خداداد شرف کا ایک پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک خاص استعداد اور ملکہ عطاء کیا ہے جس سے وہ نور اور ظلمت میں، ہدایت اور ضلالت میں، مُردہ اور زندہ میں، کھرے اور کھوٹے میں، نفع اور نقصان میں تمیز کرتا ہے، نقصان سے بچتا اور نفع کی طرف لپکتا ہے۔ یہ استعداد اور ملکہ اس نے دوسری مخلوق کو عطاء نہیں کیا۔ اسی استعداد یا ملکہ کا نام ہے عقل۔ تمام جانور، چرند پرند، کیڑے مکوڑے الغرض انسان کے سوا کُل حیوانات اِس ملکہ سے عاری ہیں۔ ان کے تمام افعال اور جملہ حرکات و سکنات عقل کے ماتحت نہیں بلکہ جبلتوں کے ماتحت ان سے سرزد ہوتے ہیں۔ اِن میں اُن کے اپنے اختیار کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اُنہیں خدا نے جیسا بنایا ہے وہ ویسا ہی کرنے اور کرتے چلے جانے کے پابند ہیں۔ چونکہ اپنی خلقت کے لحاظ سے وہ مجبور و معذور ہیں اس لئے وہ کسی جوابدہی کے مکلّف نہیں۔ برخلاف اس کے انسان کو عقل کا جوہر عطاء کیا گیا ہے جس سے وہ کھرے اور کھوٹے نیز نفع و نقصان میں تمیز کرتا اور اپنی سمجھ اور اپنے فیصلہ کے مطابق نفع یا نقصان کی راہ اختیار کرتا ہے اس لئے اِس اختیار کی بناء پر اسے اُس کے جملہ افعال و اعمال اور حرکات و سکنات کا ذمہ دار اور جوابدہ ٹھہرایا گیا ہے۔

ہرچند کہ انسان کی وہ استعداد یا ملکہ جسے عقل کہتے ہیں انسان کیلئے جملہ دوسری مخلوقات کے مقابلہ میں ایک گونہ شرف کا موجب ہے لیکن بسا اوقات انسان اپنی اِس استعداد سے کام لینے میں خارجی اثرات یا شیطانی تصرفات کے ماتحت غلطی کرجاتا ہے اور غلط راہ پر پڑ کر اسفل السافلین میں جا شامل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اُس کی عقل پر ایسا پردہ پڑتا ہے کہ وہ آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھنے کے قابل نہیں رہتا، کان رکھنے کے باوجود سماعت کے وصف سے عاری ہو بیٹھتا ہے اور اسی طرح دل دماغ رکھنے کے باوجود سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ وہ دیکھ سُن اور سمجھ نہیں رہا ہوتا۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ دیکھنے، سُننے اور سمجھنے کے باوجود وہ کچھ نہیں دیکھتا سُنتا اور سمجھتا جو عقل کے صحیح استعمال کے نتیجہ میں اُسے دیکھنا سُننا اور سمجھنا چاہیئے۔ اسی طرح عقل کے غلط استعمال کی وجہ سے وہ جانور بلکہ جانوروں سے بھی بدتر بن جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے دوسری مخلوقات کے بالمقابل اسے جو شرف عطاء کیا تھا اُس کا استحقاق وہ گنوا بیٹھتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے مُورکھوں اور عقل کے اندھوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۸۰)

ترجمہ:- اُن کے دل تو ہیں مگر وہ ان کے ذریعہ سے سمجھتے نہیں اور اُن کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور اُن کے کان تو ہیں مگر اُنکے ذریعہ سے وہ سُنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ وہ (در اصل) بالکل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

پس عقل انسان کے لئے باعثِ شرف تو ہے لیکن اُسے جملہ مخلوقات پر جو شرف اور بزرگی عطاء کی گئی ہے عقل اُس کے صرف ایک پہلو کی آئینہ دار ہے اور وہ پہلو بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت کمتر، کمزور اور حقیر واقع ہوا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانی شرف کا انحصار صرف عقل پر ہی نہیں رکھا ہے بلکہ اس کا انحصار ایک اَور اعلیٰ و ارفع استعداد پر رکھا ہے اور یہ استعداد مجاہدہ اور کوشش اور فیضانِ الٰہی کے نتیجہ میں انسان کے اندر جلاء پاکر اور حسبِ استعداد اپنے کمال کو پہنچ کر اُس کے اصل اور حقیقی شرف کو آشکار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ یہ خاص استعداد وہ ہے جو اسے الہامِ الٰہی کا مورد بنا کر اس کا اشرف المخلوقات ہونا ثابت کردکھاتی ہے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ کو پانے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ کرتا ہے یعنی اپنے نفس پر فنا وارد کر کے ایک نئی بقاء اُس سے حاصل کرتا اور لقاء کا مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت آیت ۷۰) کے تحت اُسے اپنا قرب عطا کرتا اور اس کے ثبوت کے طور پر اس کی دُعائیں قبول کرتا، بشارتوں سے نوازتا اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اسے عطاء کرتا ہے۔ یہ خصوصی شرف ہی انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا حقیقی طور پر آئینہ دار ہوتا ہے۔ عقل انسان کو ہدایت کی طرف راہنمائی کرنے میں ممد تو ثابت ہوتی ہے لیکن اگر اُسے صحیح طور پر استعمال نہ کیا جائے تو بجائے ہدایت کے ٹھوکر کا موجب بھی بن جاتی ہے۔ برخلاف اِس کے یہ الہامِ الٰہی ہی ہوتا ہے جو انسان کو ہر قسم کے شکوک و شبہات کی دلدل سے نکال کر یقین کی پختہ چٹان پر پہنچاتا اور اسے صحیح معنوں میں فائز المرام کرتا ہے۔ الہام ہی کے نتیجہ میں عقل کے لئے صحیح راہِ عمل متعین ہوکر اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بناتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسے زمانہ میں کہ جب دُنیا الہامِ الٰہی کی راہ کو مسدود کر کے اور اُس سے رُوگردان ہوکر محض عقل پر تکیہ کئے بیٹھی تھی اور بے اصل توہمات کے چکّر میں پھنسی ہوئی تھی منجملہ دیگر صداقتوں کے اِس مہتم بالشان اسلامی صداقت کو آشکار کرنے کی غرض سے من جانب اللہ تشریف لائے تھے کہ الہامِ الٰہی کی روشنی کے بغیر عقل خود دیکھنے اور راستہ دکھانے سے عاری ہے، جب عقل کو الہامِ الٰہی کی روشنی میسر آتی ہے تبھی وہ انسان کو راستہ دکھانے اور منزلِ مراد تک پہنچانے کے قابل ہوسکتی ہے۔ محض عقل پر ہی بھروسہ کر کے طبعزاد تصوّرات اور خشک تخیلات پر حصر کرنا ایک اندھے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اُس کے پیچھے چلنے کے مترادف ہے جس کا انجام بجز اس کے اَور کیا ہوسکتا ہے کہ انسان کسی گڑھے، کنوئیں، کھائی یا کھڈ میں جا گرے اور اپاہج ہوکر بیٹھ رہے۔ آپ نے اِس اسلامی صداقت کو بڑی شدّ و مد کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش کیا اور اِس طرح اسے فلاح کی حقیقی راہ سے ازسرِنو سرفراز فرمایا۔ ہم اس تعلق میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجد آفریں تحریرات میں سے ایک نہایت ہی پُرمعارف اور بصیرت افروز تحریر پر اپنی اِن معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام حقیقی فلاح کے ضمن میں عقل اور الہام کے استعمال کی عظیم الشان برکات کو ذہن نشین کراتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرات! تم خُوب سوچ کر دیکھ لو کہ الہام کے بغیر نہ یقینِ کامل ممکن ہے نہ غلطی سے بچنا ممکن، نہ توحیدِ خالص پر قائم ہونا ممکن، نہ جذباتِ نفسانیہ پر غالب آنا حیزِّ امکان میں داخل ہے۔ وہ الہام ہی ہے جس کے ذریعہ سے خدا کی نسبت "ہے" کی دُھوم مچی ہوئی ہے اور تمام دنیا ہست ہست کر کے اس کو پکار رہی ہے۔ وہ الہام ہی ہے جو ابتداء سے دِلوں میں جوش ڈالتا آیا کہ خدا موجود ہے۔ وہی ہے جس سے پرستاروں کو پرستش کی لذّت آتی ہے۔ وہی ہے جس سے کروڑہا عارفوں نے بڑی استقامت اور جوشِ محبتِ الٰہی سے اِس مسافرخانہ کو چھوڑا ہے۔ وہی ہے جس کی صداقت پر ہزارہا شہیدوں نے اپنے خُون سے مُہریں کردیں۔ ہاں وُہی ہے جس کی قُوّتِ جاذبہ سے بادشاہوں نے فقر کا جامہ پہن لیا ..... وُہی آخری دم کا یار اور نازک وقت کا مددگار ہے لیکن فقط عقل کے پردے سے جس قدر دُنیا کو ضرر پہنچا ہے وہ کچھ پوشیدہ نہیں۔ بھلا تم آپ ہی بتلاؤ کس نے افلاطون اور اس کے توابع کو خدا کی خالقیت سے منکر بنایا؟ کس نے جالینوس کو رُوحوں کے باقی رہنے اور جزاء سزا کے بارہ میں شک میں ڈال دیا؟ کس نے تمام حکیموں کو خدا کے عالم بالجزئیات ہونے سے انکاری رکھا؟ کس نے بڑے بڑے فلاسفروں سے بُت پرستی کرائی؟ کس نے مورتوں کے آگے مرغوں اور دُوسرے حیوانات کو ذبح کرایا؟ کیا یہی عقل نہیں تھی جس کے ساتھ الہام نہ تھا؟" (براہین احمدیہ صفحہ ۱۵۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

الغرض محض عقل نہیں بلکہ عقل اور الہام کا باہمی استعمال ہی انسان کے شرف اور اس کی فلاح و نجاح کا اصل مدار علیہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فحاشی اور بے راہروی کے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم محمد عاصم صاحب حلیم معلم وقف جدید

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں امتِ محمدیہ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ...

(آل عمران آیت ۱۱۱)

یعنی تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی بہبود بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ نیکی ٹھہراؤ کا نام نہیں یہ ہمیشہ جاری رہنی چاہیئے۔ اگر اس میں پھیلاؤ اور وسعت پیدا نہ کی جائے تو ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسلام کی نگاہ میں کامل اور حقیقی مسلمان وہ ہے جو دوسروں کو بھی نیک بنانے کی تڑپ رکھتا ہو۔ چنانچہ سورۃ العصر میں ارشاد ہے:۔

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

یعنی۔ زمانے پر غور کرو یقیناً انسان گھاٹے میں ہے سوائے ان کے جو ایمان لائے اور مناسبِ حال عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر (ثابت قدمی) کی تلقین کی نیکی کی تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ اسے بدی کی یورشوں سے محفوظ کر دیا جائے ہر مسلمان اسلام کا مبلغ ہے۔ اس کو اپنی طاقت کے مطابق اسلام کی تبلیغ کرنی چاہیئے جب تک قوم میں برائی کو دور کرنے والے افراد ہوں انہیں ہمیشہ نئی زندگی رہتی ہے۔ ملت کی زندگی اجتماعی ہوتی ہیں خود صرف اپنی اصلاح کر کے فرض سے سبکدوش نہیں ہوتا کیونکہ اسکی زندگی ملت سے وابستہ ہوتی ہے اسکے خیر و شر میں حصہ دار ہوتا ہے اسلئے جو شخص نیکی سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے ماحول سے برائی کو دور کرے اور نیکی پھیلائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ (المسلم)

یعنی جو تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے دور کرے اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے ہی اس کو روک دے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم اسے دل سے ہی برا جانے۔ مگر یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے پھر فرماتے ہیں:۔

"قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تمہیں نیکی کی ضرور ہدایت کرنی ہوگی اور برائی سے روکنا ہوگا۔ ورنہ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کر دے۔ پھر تم اسے پکارو گے اور تمہیں کوئی جواب نہیں ملے گا

(ترمذی)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب لوگ کوئی غیر شرعی بات دیکھیں اور اسے درست نہ کریں تو عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب عام کر دے"

"جب بنو اسرائیل گناہوں میں پڑنے لگے تو ان کے علماء نے انہیں روکا وہ نہ رکے تو وہ ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ملا دیئے اور اللہ نے داؤد اور عیسیٰ کی زبان سے ان پر لعنت کر دی۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ۔

(ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کے متعلق فرماتا ہے

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ۔

المومنون آیت ۲ تا ۶

یعنی کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ مومن جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے (اور دور رہتے ہیں) جو زکوٰۃ باقاعدہ دیتے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكَى لَهُمْ ... وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا...... الخ

(سورۃ النور آیت ۳۱ و ۳۲)

اسلامی اصول کی فلاسفی میں ان دو آیات کا ترجمہ اور تشریح یوں بیان کی گئی ہے:۔

"ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہیں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ (یعنی نیچی نگاہ) کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں۔ یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ ان کے حسن کے قصے نہ سنیں یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچاویں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچاویں یعنی ان کی پُر شہوات آوازیں نہ سنیں۔ اور اپنے ستر کی جگہوں کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آ جائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ہر قسم کی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے...... ان آیات میں خدا تعالیٰ نے خلقِ احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتا دیئے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ ...... اس جگہ ہم بڑے دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہے صرف اسلام سے ہی خاص ہے...... اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلاتکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں۔ بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے تا کہ ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں سو چونکہ خدا چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی"

([illegible])

اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ۔

یعنی لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو دنیا کا روپیہ ضائع کرتے ہیں جو فضول اور کھیل تماشہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی غافل کر دینے والی باتیں اختیار کر لیتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکیں اور اس یعنی اللہ کے راستہ کو ہنسی کی جگہ بنا لیتے ہیں ان لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب مقرر ہے۔ اس آیت میں لَهْوَ الْحَدِيثِ اختیار کرنے کی مخالفت آئی ہے حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم لَهْوَ الْحَدِيثِ سے گانا مراد ہے آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی اور حضرت حسن بصریؒ کا بھی یہی قول ہے کہ یہ آیت گانے بجانے کی ممانعت میں نازل ہوئی۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ طبع مصر)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اغراض بعثت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي
رَحْمَةً وَّهُدًى لِّلْعَالَمِينَ
وَأَمَرَنِي أَنْ أَمْحَقَ الْمَزَامِيرَ
وَالْقَيْنَاتِ ..... الخ

(مسند احمد بن حنبل ص ۲۵۸)

یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا (گیا) کہ میں مزامیر اور قینات یعنی بربط اور گانے بجانے والے آلات کو مٹا دوں ... چنانچہ گانے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ
فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ
الزَّرْعَ۔

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الادب فی البیان)

یعنی گانا (اور باجے) دل میں اسی طرح نفاق (اور گناہ) پیدا کرتا ہے۔ جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ آپ آخری زمانہ میں پھیلنے والی برائی اور گناہ میں غرق ہونے والی اپنی امت کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

يُمْسَخُ مِنْ أُمَّتِي فِي آخِرِ
الزَّمَانِ قِرَدَةً وَّخَنَازِيرَ الخ

یعنی آخری زمانہ میں میری امت کے بعض لوگ اور خنزیروں کی صورت میں مسخ ہو جائیں گے پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی گواہی دیتے ہونگے اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں فرمایا۔ ہاں کہا گیا۔ پھر ان کے مسخ ہونے کی کیا وجہ ہوگی۔ فرمایا وہ گانے بجانے والے آلات اور گانے بجانے والی عورتوں ڈھول باجوں میں مصروف ہوں گے اور شراب پئیں گے اور شرابی ہونے اور لہو و لعب کی حالت میں رات بسر کریں گے اور صبح اسی حالت میں ہوں گے کہ وہ مسخ ہو کر بندر اور سؤر بن جائیں گے (یعنی رقص و سرود شراب اور گانوں میں مست رہنے کی وجہ سے ان کے اخلاق رذیل ہو جائیں گے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعوے اور لاف وگزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے جو لوگ تجربہ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے جیسا کہ چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ (ایک قوم) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدنیا ہے۔ تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہے"۔

(ملفوظات جلد اول ص ۱۰۱)

گزشتہ تیرہ سو سال میں جو تباہی مسلمانوں پر آئی وہ زیادہ تر گانے بجانے کی وجہ سے آئی۔ اندلس کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے ہی تباہ ہوئی۔ مصر پر جب سلطان صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ گانے بجانے میں مستغرق تھا۔ اسی طرح مغلوں کی حکومت ہندوستان میں تھی۔ جب انگریز چاروں طرف سے ان پر حملہ آور ہوئے تو مغل بادشاہ کے حضور گانا بجانا ہوتا تھا

• مغربی تہذیب کی وجہ سے جو مخرب الاخلاق امور جاری ہو گئے ہیں انہیں سینما بینی اور ٹیلیویژن وغیرہ کا مرض عام ہو گیا ہے جو تباہ کن اثرات پیدا کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اخلاق پر بُرا اثر پیدا کرنے والی چیز ریڈیو اور ٹیلیویژن بھی ہے۔ جبکہ ان دونوں کا بے محل استعمال ہو اور پھر نامحرم عورتوں کی تصاویر اور عریانی کی تشہیر خصوصاً نوجوان طبقہ میں بُرے اثرات پیدا کر کے گناہ اور ظلم کی طرف مائل ہو کہ ملک اور قوم کو ہلاکت و تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قبل اس کے (کہ) خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو ..... اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے .....

میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں میں بند کر دینگے۔ دعاؤں کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعہ اور مجاہدہ کے ذریعہ اور حقیقتاً جو جہاد کے معنی ہیں اس جہاد کے ذریعہ اور صرف اس غرض سے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو ہمارے گھروں میں قائم ہو۔ ہمارے دلوں میں قائم ہو ہماری عورتوں اور بچوں کے دلوں میں قائم ہو اور اس غرض سے کہ شیطان کیلئے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دئے جائیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے"

(الفضل)

محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری علم الدین صاحب مرحوم

آف دیرٹھ ضلع شیخوپورہ

(مکرم شریف احمد صاحب دیرٹھوی - باندھی سندھ)

ایک نہایت ہی بزرگ خاتون محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری علم الدین صاحب مرحوم آف دیرٹھ چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۳/۲ کو بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی حقیقی خالہ اور آپ کے سگے چوہدری علم الدین صاحب مرحوم اہلیہ تھیں مرحومہ اپنے سارے گاؤں میں چھوٹی ماں جی کے نام سے مشہور تھیں تہجد گزار تھیں غریبوں کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں تمام چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں ان پڑھ ہونے کے باوجود الفضل بھی منگواتی تھیں تاکہ جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ مرحومہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ان کے بعض بھائی اور بھتیجے احمدی ہو گئے تو انہیں بڑی خوشی ہوئی۔ اپنی اس خوشی کا ذکر اکثر کرتیں۔ مرحومہ خود غالباً ۱۹۲۲ء میں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئی تھیں۔

آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ مگر آپ اپنے سب عزیزوں اور عزیزوں کو اپنے بچے سمجھتی تھیں۔ بچے سمجھ کر پرورش کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے گاؤں میں امانتاً دفن کیا گیا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

ماہنامہ انصار اللہ

• مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دینی۔ علمی اور تربیتی رسالہ!
• حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ملفوظات، نامور اہل قلم حضرات کے بلند پایہ مضامین کا مجموعہ!
• قیمت اصل لاگت سے کم — صرف آٹھ روپے سالانہ

اس کی مستقل خریداری قبول کر کے تربیت نفس کے اس اہم ذریعہ سے مستفیض ہوں

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمرؓ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقع پر احبابِ جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! .... ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو، ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آ جائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(سیرِ روحانی جلد سوم صفحہ ۲۸۶-۲۸۷)

جو نوجوان حضورؓ کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کے تحت اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

وقفِ عارضی کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"جو منصوبہ میں نے اس وقت جماعت کے سامنے بڑے مختصر الفاظ میں پیش کیا ہے وہ تربیتی میدان کا منصوبہ ہے۔ ہمیں اس پر عمل کر کے سب جماعتوں اور سارے احمدیوں کو تدبیر اور دعا کے ذریعہ سے چست کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وما توفیقی الا باللہ۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۲ر مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب کو چاہیئے کہ اس نہایت نیک کام کے لئے اپنے اوقات میں سے دو ہفتے کا عرصہ ضرور وقف فرمائیں تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تربیتی منصوبہ بھی پایۂ تکمیل کو پہنچے اور اجر و ثواب بھی حاصل ہو۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

پتہ درکار ہے

میر بشیر احمد صاحب کشمیری ولد میاں نظام الدین صاحب ساکن ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ وصیت ۱۰۸۱۳ نے مورخہ یکم جون ۱۹۴۸ء کو قادیان سے وصیت کی تھی۔ اس وقت وہ قادیان میں بطور درویش مقیم تھے ۱۹۵۲ء میں یا دہلی میں مقیم تھے۔ ضروری خط و کتابت کیلئے ان کا پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترم شیخ صالح محمد صاحب آف ممباسہ (افریقہ) مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۷۵ء کو پریسٹن (انگلینڈ) میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک سچے خادم کی حیثیت سے زندہ رہے۔ دنیاوی رشتوں میں وہ ایک وفادار خاوند، شفیق باپ اور مخلص دوست تھے۔ ان کی چھوٹی بیگم محترم مرزا نذیر حسین صاحب چغتائی آف لاہور کی صاحبزادی ہیں جن کے بطن سے دو لڑکے اور ایک لڑکی عزیزہ نسرین صاحبہ ہیں جو میرے برادرِ نسبتی مکرم مرزا غلام احمد صاحب چغتائی آف لندن کی اہلیہ ہیں۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی محترم شیخ فتح محمد صاحبؓ کے بیٹے اور خود بھی صحابی تھے اور مشرقی افریقہ میں بہت عرصہ تک جماعت احمدیہ کے روح رواں رہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(نور احمد عابد۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ خالد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس میں آپ قرآنی تعلیمات، احادیث، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفاء حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات، تاریخی واقعات، سیرت صحابہؓ اور بزرگانِ سلف۔ علماء جماعت کے اخلاقی، تربیتی اور علمی مضامین۔ ادب، سائنس، زراعت، شکاریات، سیاحت وغیرہ سے متعلق معلوماتی مضامین، جماعت کی تبلیغی مساعی، سوال و جواب۔ شعراء جماعت اور خدام بھائیوں کا منظوم کلام، خدام بھائیوں کے اپنے مضامین۔ مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی مساعی اور خبریں اور اہم مرکزی اعلانات پائیں گے۔ کیا آپ اپنے اس رسالہ کے خریدار ہیں؟ اگر خریدار نہیں تو ابھی مبلغ ۱۲/ روپے سال کے بارہ پرچوں کی قیمت بذریعہ منی آرڈر مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ کے نام بھجوا کر اپنے نام اس شاندار رسالہ کا اجراء کروا کر استفادہ فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

قائدین مجالس و ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس اطفال الاحمدیہ کی فہرست تجنید جلد مرکز میں بھجوائیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ)

هُوَ الشَّافِی

گل گھوٹو

(یعنی جانوروں کا خناق) اکسیر گل گھوٹو کی چند (۴ تا ۸) خوراکوں سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔
"خناق روک" کی ایک ایک خوراک وباء کے علاقہ میں ہر جانور کو کھلا دی جائے تو بفضلہ تعالیٰ جانور گل گھوٹو سے محفوظ رہیں گے۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کلینک ربوہ فون [illegible]

گمشدہ گھڑی

میری کلائی کی گھڑی ویسٹ اینڈ واچ محلہ دار الصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال سے گول بازار آتے ہوئے راستہ میں گر گئی ہے۔ جس دوست کو ملی ہو خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

محمد رفیع ناصر
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

قائدین اضلاع! اپنے ضلع کی تمام مجالس کی وصولی کا جائزہ لیکر رپورٹ فرماویں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۱۲ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

اُمراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانے کیلئے خاص جدّوجہد کی جائے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ر تبلیغ/ فروری ۱۳۵۴/۱۹۷۵ میں سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔"

(مطبوعہ الفضل ربوہ ۱۳ر مارچ ۱۹۷۵ء)

اجناس کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے زمیندار احباب کی آمد میں خدا کے فضل سے خاصا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور زیادہ قربانی پیش کرنے کا احساس دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ تمام لجنات کو تیاری کرنے کے لئے ہدایات بھجوا دی گئی ہیں۔ جس لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی اس کے لئے ایجنڈا تیار کرنا ہے۔ تمام لجنات اپنی اپنی جگہ اجلاس کر کے شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ جو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور ترقی کے متعلق ہوں۔

تجاویز پندرہ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

بتاریخ ۶ر وفا (۶ر جولائی ۱۹۷۵ء) ۱۳۵۴ ہش بروز اتوار بعد نماز عصر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے صدر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ انچارج خلافت لائبریری کی صاحبزادی محترمہ نعیمہ صدیق صاحبہ بی۔ ایس سی بی ایڈ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مکرم حمید اللہ خان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ابن مکرم چوہدری رحمت اللہ خان صاحب سے بعوض مبلغ -/۵،۰۰۰ حق مہر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ بڑی تعداد میں شامل ہوئے جن میں متعدد افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی موجود تھے۔ تقریب کا آغاز محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم ظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس منظوم کلام میں سے چند دعائیہ اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے جس کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

برسات کا موسم اور شجرکاری

زعماء کرام انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آپ باقاعدہ پروگرام کے تحت اس طرف توجہ فرما کر زیادہ سے زیادہ پھل دار اور سایہ دار درخت لگائیں گے نیز اس بات کی فوری اطلاع دیں گے کہ گزشتہ شجرکاری کے موسم میں کس قدر پودے لگائے گئے تھے اور اب تک ان میں سے کس قدر پودے محفوظ ہیں۔ محض پودے لگا دینا ہرگز کافی نہیں۔ اصل چیز اُن کی باقاعدہ دیکھ بھال کر کے اُن کو پروان چڑھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان کمپارٹمنٹ جامعہ احمدیہ

الفضل میں سالانہ امتحان جامعہ احمدیہ کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ جن طلبہ کی کسی مضمون میں کمپارٹمنٹ ہے ان کا امتحان اگست ۱۹۷۵ء کے آخری عشرہ میں ہوگا۔

کمپارٹمنٹ کے امتحان کا صرف ایک ہی موقع ملے گا اور یہ پاس کئے بغیر اگلے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ضروری اعلان

میٹرک کا امتحان موسم خزاں ۲۶ر اگست سے شروع ہوگا۔

(۱) فیل شدہ امیدوار ۲۱ر جولائی تک بغیر لیٹ فیس کے اور ۳۰ر جولائی تک دوگنی فیس کے ساتھ داخلہ بھجوا سکتے ہیں۔

(۲) نئے اور پرائیویٹ امیدوار ۱۵ر جولائی تک اپنے داخلہ فارم بھجوا سکیں گے

ہیڈ ماسٹر
گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴